وقف جدید کے سال نو کا اعلان اور عرب قوم سے محبت و دعا کی تحریک

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۶ رجنوری ۱۹۸۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:

1984 عیسوی یا 1363 ہجری شمسی کا یہ پہلا جمعہ ہے۔ سب سے پہلے تو میں آپ سب کو نئے سال کی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے، ہر پہلو سے یہ سال تمام احمدیوں کے لئے، تمام مسلمانوں کے لئے، تمام بنی نوع انسان کے لئے مبارک فرمائے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے لئے یہ سال بے انتہا برکتیں لے کر آئے۔

دستور کے مطابق پہلے جمعہ میں وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان ہوتا ہے پس اس موقع پر میں دوسرے درجے پر یعنی مبارکباد کے بعد وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں۔

گزشتہ سال جس طرح خدا تعالیٰ نے ہر شعبہ پر، ہر انجمن پر، ہر ذیلی تنظیم پر بے انتہا فضل فرمائے اور ہر پہلو سے جماعت کا قدم نمایاں ترقی کی طرف اٹھا اسی طرح وقف جدید بھی اللہ کے فضلوں کی وارث بنی اور غیر معمولی طور پر خدا تعالیٰ نے چندوں میں برکت دی اور کام میں بھی برکت دی۔ چنانچہ چندہ بالغان جو 1982ء میں 7,83,000 روپے وصول ہوا تھا نو لاکھ کے بجٹ کے مقابل پر 1983ء میں 10,07,775 روپے تک پہنچ گیا۔ گویا گزشتہ سال کے مقابل پر

2,99,383 روپے کا اضافہ ہوا جبکہ باقی چندوں میں بھی غیر معمولی اضافہ ہوا تھا اور وقف جدید کی تحریک کی طرف نسبتاً کم توجہ ہوتی ہے، انجمنوں میں سے اسے تیسرے درجے کی انجمن سمجھا جاتا ہے اس لئے عموماً بچا ہوا مال وقف جدید کی طرف منتقل ہوتا ہے، تو یہ اللہ تعالیٰ کی بے حد رحمت ہے اور اس کا کرم ہے کہ غیر معمولی کوشش، غیر معمولی تحریک کے بغیر بھی خدا تعالیٰ نے اس تحریک کی جیب بھی بھر دی اور توقع سے بڑھ کر وصولی ہوئی۔

دفتر اطفال کا بجٹ 2,15,000 روپے تھا اور گزشتہ سال اس کی وصولی گزشتہ سال سے مراد ہے 1982ء میں اس کی وصولی 1,41,000 تھی لیکن سالِ گزشتہ 1983ء میں خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ وصولی بھی بڑھ کر 2,20,000 تک پہنچ گئی۔ اسی طرح دیگر شعبوں میں بھی نمایاں ترقی ہوئی اور کل اضافہ جو گزشتہ سال کے بجٹ کے مقابل پر ہوا ہے وہ 3,94,523 روپے کا ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ امسال بھی جماعت اسی طرح قربانی کی روح کا مظاہرہ کرے گی اور وقفِ جدید کو بھی مالی قربانی میں محض للہ شامل کرتی رہے گی۔

وقف جدید کے سلسلہ میں یہ بات ضروری ہے کہ معلمین کی کمی محسوس ہو رہی ہے۔ بعض علاقوں میں کثرت سے ہندوؤں کا رجحان ہے اسلام کی طرف اور وہاں خاص وقف کی روح وقف کرنے والے مجاہدین کی ضرورت ہے۔ ہمارے رہن سہن سے ان کا رہن سہن مختلف ہے، ہمارے حالات اور موسموں سے ان علاقوں کا رہن سہن اور موسم مختلف ہیں اور کافی دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بعض دفعہ تو پانی اتنا گندا اور کسیلا اور متلانے والا ملتا ہے کہ وہ پانی پینا ہی ایک بہت بڑی قربانی ہے۔ پھر علاقے میں سانپ بچھو بھی ہیں، خوراک کی کمی، بعض دفعہ بہت عرصہ تک بارش نہیں ہوتی تو اس کی وجہ سے پانی اور بھی زیادہ گہرا چلا جاتا ہے اور مہنگا ملتا ہے، بہت قیمت دے کر پانی لینا پڑتا ہے وہاں، تو ان حالات میں وقف جدید کے معلمین محض للہ بہت بڑی خدمت سرانجام دے رہے ہیں اور خدا کے فضل سے اس وقت تک دو سو سے اوپر گاؤں ایسے ہیں جہاں اسلام داخل ہو گیا ہے اس سے پہلے کوئی وہاں اسلام کا نشان نہیں تھا۔ وہاں جہاں بت پرستی ہوتی تھی اب خدائے واحد کی عبادت ہونے لگی ہے، جہاں پہلے آنحضرت ﷺ سے کدورت تھی وہاں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا نام لیتے ہوئے آنکھیں نمناک ہوتی ہیں اور درود بھیجا جاتا ہے۔ تو ایک بہت عظیم الشان خدمت ہے یہ جو

وقف جدید نے سرانجام دی ہے اور دے رہی ہے۔اس کے لئے صرف روپیہ کافی نہیں بلکہ وقف کی روح رکھنے والے واقفین کی بہت ضرورت ہے۔

اسی طرح وقف عارضی والے بھی ایسے چاہئیں جو کسی نہ کسی فن میں مہارت رکھتے ہوں اور خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں اور غریبوں کی ہمدردی رکھتے ہوں۔ڈاکٹر ہیں اور تاجر ہیں مختلف قسم کے موقع پر جائیں اور دیکھیں کہ ان لوگوں کی کیا مدد ہوسکتی ہے اور کس طرح ان کی دلداری کی جاسکتی ہے اور مؤلفة القلوب کے حکم کی پیروی میں ان کے دلوں کی تالیف کے نئے رستے کون سے ڈھونڈے جاسکتے ہیں۔کراچی کے کچھ دوستوں نے وقف کیا تھا چند سال پہلے ان میں بعض سابق جج بھی تھے، بعض ڈاکٹر بھی تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے دورے کا بہت ہی اچھا اثر پڑا، ان لوگوں میں نیا حوصلہ پیدا ہوا، وہ حیران ہوئے کہ دنیا کے لحاظ سے اتنے بڑے مقام رکھنے والے لوگ ہم سے کس طرح محبت کا سلوک کر رہے ہیں، ہمارے برتنوں میں پانی پیتے ہیں جبکہ باقی دنیا ان کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے تو اسلام کی خدمت کے لئے یہ ایک بہت بڑا موقع ہے۔وقف عارضی کے لحاظ سے بھی یہ مزید توجہ کی ضرورت ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ جو واقفین اپنے خرچ پر تنگی ترشی سے گزارہ کرتے ہوئے اور مخالف حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے وہاں خدمت سرانجام دینا چاہیں وہ یہ کہہ کر وقف کریں کہ ہمیں اس علاقے میں بھجوایا جائے۔ایک رو چلی ہے امید ہے کہ اگر اسے اور تقویت دی جائے تو بہت جلد سارے ہندو علاقے میں اسلام پھیل سکتا ہے۔

تیسری بات جو سب سے اہم ہے وہ میں یہ کہنی چاہتا ہوں کہ آج کل عالم اسلام پر ایک بہت بڑا ابتلا آیا ہوا ہے اور خاص طور پر عرب ممالک بہت ہی دکھ کا شکار ہیں۔ ہر طرف سے ان پر مظالم توڑے جارہے ہیں اور کوشش کی جارہی ہے کہ عربوں کو دنیا سے نیست و نابود کر دیا جائے۔ اسرائیل کیا اور مغربی طاقتیں کیا اور مشرقی طاقتیں کیا یہ سارے عربوں کو مظالم کا نشانہ بنا رہی ہیں اور ان سے کھیل کھیل رہے ہیں۔ہتھیار اس غرض سے دیئے جارہے ہیں کہ وہ ایک دوسرے کا خون بہائیں اور جہاں تک اسرائیل کا تعلق ہے اس کے مقابل پر کوئی دنیا کی طاقت بھی سنجیدگی سے اُن کی مدد کرنے کے لئے آمادہ ہی نہیں۔معلوم ہوتا ہے کہ یہ ان کے فیصلے ہیں کہ ایسی حالت میں عربوں کو

رکھا جائے کہ ان کا تیل اپنے بچے کھچے ہتھیاروں کے بدلے لوٹ لیا جائے، ان کی دولتیں سمیٹ لی جائیں اور ان کو ایک دوسرے کے قتل پر آمادہ کیا جائے۔ تو انتہائی تکلیف دہ اور دکھ کا حال ہے جو نا قابل برداشت ہونا چاہئے ایک مسلمان کے لئے۔

جماعت احمدیہ کو میں آج خاص طور پر تاکید کرتا ہوں کہ بے حد درد اور کرب کے ساتھ، باقاعدگی سے عربوں کے لئے دعائیں کریں یعنی ایک دفعہ کی یا دو دفعہ کی دعا کا سوال نہیں بلکہ اس کو التزام کے ساتھ پکڑ لیں۔ ہر تہجد میں، ہر نماز میں، جہاں تک توفیق ملے یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس قوم پر فضل فرمائے اور رحم فرمائے اور مصیبتوں اور دکھوں سے نجات بخشے اور ہدایت دے اور اگر ان کے کسی فعل سے خدا ناراض ہے تو ان سے مغفرت کرے، عفو کا سلوک فرمائے اور وہ نور جو پہلے ان سے پھوٹا تھا وہ دوبارہ ان میں بڑی شدت کے ساتھ اور قوت کے ساتھ داخل ہو۔ نور مصطفوی ﷺ کو ساری دنیا میں پھیلانے کا موجب بنیں اور صف اول کی قربانیاں جس طرح پہلے انہوں نے دی تھیں دین اسلام کے لئے آئندہ بھی ان کو دین اسلام کی صفِ اوّل میں ہی اللہ تعالیٰ رکھے، پیچھے رہ جانے والوں میں شامل نہ کرے۔ آنحضرت ﷺ کا عربوں میں سے ہونا ایک اتنا بڑا احسان ہے ساری دنیا پر عربوں کا، اگرچہ بالا رادہ تو نہیں لیکن عرب قوم کا احسان ہے کہ اس میں سے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ظاہر ہوئے اور پھر اتنی حیرت انگیز قربانی کی ہے اسلام کے لئے اس قوم نے کہ کوئی نظیر جس کی دنیا میں نظر نہیں آتی۔ تو پہلے حضور اکرم ﷺ کی بعثت عربوں میں سے اگرچہ بالا رادہ عرب کا احسان نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ضرور کوئی نیکی اور غیر معمولی خوبی دیکھی تھی جو سید الانبیاء ﷺ کو عربوں میں مبعوث فرمایا اور بعد میں ان کے عمل نے ثابت کر دیا کہ اللہ تعالیٰ کا انتخاب بہترین انتخاب تھا۔ پس یہ براہ راست ہمارے محسن بنے، بالا رادہ محسن بنے جب انہوں نے آنحضرت ﷺ کے پیغام کی تائید کی اور بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کئے گئے لیکن پیچھے نہیں ہٹے اور تمام دنیا کو دیکھتے دیکھتے چند سالوں میں نور اسلام سے منور کر دیا۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:

”اِنِّی دَعَوْتُ لِلْعَرَبِ فَقُلْتُ اَللّٰھُمَّ مَنْ لَقِیَکَ مِنْھُمْ مُؤْمِنًا مُوْ قِنًا بِکَ مُصَدِّ قاً بِلقَآ ئِکَ فَا غْفِرْلَہٗ اَ یَّا مَ حَیَا تِہٖ وَھِیَ دَعْوَۃُ اِبْرَاھِیْمَ

وَ اِسمٰعِیلَ وَ اِنَّ لِوَآءَ الْحَمْدِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِیَدِیْ وَ اِنَّ اَقْرَبَ الْخَلْقِ مِنْ لِوَائِیْ یَوْمَئِذٍ الْعَرَبُ‘‘ (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۲۰۴)

کہ میں نے عربوں کے لئے دعا کی اور عرض کیا اے میرے اللہ! جو ان (عربوں) میں سے تیرے حضور حاضر ہو اس حال میں کہ وہ مومن ہے تیری لقا کو مانتا ہے تو تو تمام عمر اس سے بخشش کا سلوک فرما۔ اور یہی دعا حضرت ابراہیمؑ نے کی، اسماعیلؑ نے کی اور حمد کا جھنڈا قیامت کے دن میرے ہاتھ میں ہوگا اور تمام مخلوقات میں سے میرے جھنڈے کے قریب ترین اس روز عرب ہوں گے۔

پھر فرمایا:

اَلْعَرَبُ نُوْرُاللّٰہِ فِی الْاَرْضِ وَ فَنَآءُ ھُمْ ظُلْمَۃٌ‘‘ فَاِذَا فَنِیَتِ الْعَرَبُ اَظْلَمَتِ الْاَرْضُ وَذَھَبَ النُّوْرُ. (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۲۰۴)

عرب اللہ تعالیٰ کا نور ہیں اس زمین میں اور ان کی ہلاکت تاریکی کا باعث ہوگی۔ جب عرب ہلاک ہوں گے تو زمین تاریک ہو جائے گی اور نور جاتا رہے گا

تو معنوی لحاظ سے بھی دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ عربوں کو ہلاکتوں سے بچائے اور ظاہری اور جسمانی لحاظ سے بھی دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ عربوں کو ہلاکت سے بچائے۔

پھر حضور اکرم ﷺ نے نصیحت فرمائی:

’’اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ لِاَ نِّیْ عَرَبِیٌّ‘‘ وَالْقُرْاٰنُ عَرَبِیٌّ‘‘ وَ کَلَامُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ عَرَبِیٌّ‘‘ (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۲۰۴)

عربوں سے تین وجوہ سے محبت کرو اوّل یہ کہ میں عربی ہوں دوئم یہ کہ قرآن کریم عربی میں نازل ہوا سوئم یہ کہ اہل جنت کی زبان بھی عربی ہوگی۔

پھر آنحضور ﷺ فرماتے ہیں:

’’اَحِبُّوا الْعَرَبَ وَ بَقَاءَ ھُمْ فَاِنَّ بَقَاءَ ھُمْ نُوْرٌ‘‘ فِی الْاِسْلَامِ وَاِنَّ فَنَاءَ ھُمْ ظُلْمَۃٌ‘‘ فِی الْاِسْلَامِ‘‘ (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۲۰۳)

کہ عربوں سے بہت محبت کرو اور ان کی بقا سے محبت کرو یعنی کوشش کرو کہ وہ ہر حال میں

باقی رہیں اور زندہ رہیں اور دنیا میں ہمیشہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے ہوئے جاری ساری رہیں۔آپؐ فرماتے ہیں اِنَّ بَقَاءَ ھُمْ نُوْر'' فِی الْاِسْلَامِ اگر یہ قوم باقی رہے گی تو اسلام کا نور باقی رہے گا وَاِنَّ فَنَاءَ ھُمْ ظُلْمَةٌ'' فِی الْاِسْلَام اوران کے فنا ہونے سے اسلام میں تاریکی آجائے گی۔ پھر فرمایا:

''حُبُّ الْعَرَبِ اِیْمَان'' وَ بُغْضُھُمْ نِفَاقٌ''

(کنز العمال جلد ۱۲ صفحہ:۴۴)

عربوں سے محبت کرنا ایمان کا حصہ ہے، ایمان کی علامت ہے اورنفاق ہے یہ بات کہ عربوں سے بغض کیا جائے۔جس کے دل میں منافقت کی رگ ہو صرف وہی عربوں سے دشمنی یا بغض رکھ سکتا ہے۔

پھر آنحضورﷺ نے فرمایا:

''مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ یَدْ خُلْ فِیْ شَفَاعَتِیْ وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِیْ''

(ترمذی ابواب المناقب باب مناقب فی فضل العرب ص ۶۳)

جس نے عربوں کو دھوکا دیا وہ میری شفاعت میں داخل نہیں ہوگا اور اس کو میری محبت نہیں پہنچے گی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے بھی اپنے آقا کی پیروی میں عربوں سے غیر معمولی محبت کی اور محبت کی تعلیم دی اور ان کے لئے بے انتہا دعائیں کیں۔ چنانچہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی بعض تحریرات آپ کے سامنے رکھتا ہوں تا کہ آپ کے دل میں بھی وہی جذبہ جوش مارے، اسی طرح دل گرمائے جائیں عربوں کی محبت میں اور اسی طرح عاجزی اور انکسار اور بے حد خلوص اور جذبہ کے ساتھ آپ اپنے عرب بھائیوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

پہلے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ عربوں میں بعض لوگ بہت ہی نیک دل اور پاک فطرت اور صلحاء ایسے ہیں جنہوں نے مجھے قبول کیا ہے مخالف حالات کے باوجود اور صدق وصفا میں وہ بہت بڑھ گئے ہیں۔ چنانچہ آپؑ نے فرمایا:

”صَرَفَ اِلَیَّ نَفَرًا مِّنَ الْعَرَبِ الْعُرُبَآءِ فَبَا یَعُوْ نِیْ بِالصِّدْقِ وَالصَّفَاءِ وَرَ اَیْتُ فِیْهِمْ نُوْرَ الْاِخْلَا صِ وَ سِمتَ الصِّدْقِ وَ حَقِیْقَةً جَامِعَةً لِاَنْوَا عِ السَّعَادَةِوَکَا نُوْ ا مُتَّصِفِیْنَ بِحُسْنِ الْمَعْرِ فَةِ بَلْ بَعْضُهُمْ کَا نُوْا فَائِضِیْنَ فِی الْعِلْمِ وَ الْاَدَبِ وَ فِی الْقَوْمِ مِنَ الْمَشْهُوْرِیْنَ.................... وَاِنِّیْ مَعَکُمْ یَا نُجَبَآ ءَ الْعَرَبِ بِالْقَلْبِ وَ الرُّوْحِ، وَاَنَّ رَبِّیْ قَدْ بَشَّر نِیْ فِیْ الْعَرَبِ وَ اَلْهَمَنِی اَنْ اُ مَوِّ نَهُمْ وَ اُرِیهِمْ طَرِ یْقَهُمْ وَاُصْلِحَ لَهُمْ شُئُوْ نَهُمْ وَسَتَجِدُ وْ نَنِیْ فِیْ هٰذَ االْاَ مْرِاِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الْفَآ ئِزِیْنَ اَیُّهَا الْاَ عِزَّةُ ! اِنَّ الرَّبَّ تَبَارَکَ وَ تَعَا لیٰ قَدْ تَجَلّٰی عَلَیَّ لِتَأْیِیْدِ الْاِسْلَامِ وَ تَجْدِیْدِهٖ بِأَ خَصِّ التَّجَلِّیَاتِ وَمَنَحَ عَلَیَّ وَ ابِلَ الْبَرَکَاتِ وَ اَ نْعَمَ عَلَیَّ بِاَنْوَا عِ الْاَ نْعَامَاتِ ،بَشَّرَنِیْ فِیْ وَقْتٍ عَبُوْسٍ لِّلْاِسْلَا مِ وَعَیْشٍ بُؤْسٍ لِاُمَّةٍ خَیْرِ الْاَنَامِ بِالتَّفَضُّلَا تِ وَالْفُتُوْ حَاتِ وَالتَّأْیِیْدَاتِ فَصَبَوْ تُ اِلیٰ اِشْرَا کِکُمْ یَامَعْشَرَالْعَرَبِ فِیْ هٰذَ االنِّعَمِ وَکُنْتُ لِهٰذَ االْیَوْ مِ مِنَ الْمُتَشَوِّ قِیْنَ فَهَلْ تَرْ غَبُوْنَ اَن تَلحَقُوْ ا بِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَا لَمِیْنَ؟“

(حمامۃ البشریٰ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۱۸۱-۱۸۳)

فرماتے ہیں خالص عربوں میں سے کچھ لوگ میری طرف مائل ہوئے اور انہوں نے سچائی اور صدق وصفا سے میری بیعت کی۔ میں نے ان میں اخلاص کا نور اور صدق کی علامت دیکھی اور ایسی حقیقت دیکھی جو مختلف قسم کی سعادتوں کی جامع ہے اور وہ عمدہ معرفت سے متّصف ہیں بلکہ بعض علم و ادب میں فیض یافتہ ہیں اور قوم کے مشہور لوگ ہیں ۔۔۔ اے نجباءِ عرب ! میں قلب اور روح کے ساتھ تمہارے ساتھ ہوں ۔ اور میرے رب نے مجھے عربوں کے بارہ میں بشارت دی ہے اور مجھے الہام کیا ہے کہ میں ان کی روحانی خوراک کا سامان کروں اور انہیں ان کا صحیح راستہ بتاؤں اور ان کے

حالات ٹھیک کروں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس معاملہ میں تم مجھے کامیاب ہوتا پاؤ گے۔ اے میرے عزیزو! اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھ پر تائید اسلام اور اس کی تجدید کے لئے تجلی فرمائی اور یہ خاص قسم کی تجلی تھی اور مجھے برکات کی بارش عطا کی اور مختلف قسم کے انعامات سے مجھے نوازا اور سخت پریشانی کے وقت میں مجھے اسلام کے لئے بشارت دی گئی جبکہ خیر الانام کی امت سخت تنگ حالات میں زندگی بسر کر رہی تھی۔ یہ بشارات مختلف قسم کے فضلوں اور فتوحات اور تائیدات پر مشتمل تھیں۔ پس میں نے چاہا کہ اے معشر العرب تم کو بھی ان نعمتوں میں شریک کروں اور میں اس دن کا منتظر ہوں۔ پس کیا تم پسند کرو گے کہ مجھ سے اللہ رب العالمین کی خاطر مل جاؤ؟

پھر آپ نے یہ خوشخبری دی:

وَاِنِّیْ اَرٰی اَنَّ اَھْلَ مَکَّۃَ یَدْخُلُوْنَ اَفْوَاجاً فِیْ حِزْبِ اللّٰہِ الْقَادِرِ الْمُخْتَارِ وَھٰذَا مِنْ رَّبِّ السَّمَآءِ وَعَجِیْبٌ فِی اَعْیُنِ اَھْلِ الْاَرْضِیْنَ ○

(نور الحق حصہ دوم روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۹۷)

اور میں دیکھتا ہوں کہ اہل مکہ خدائے قادر کے گروہ میں فوج در فوج داخل ہو جائیں گے اور یہ آسمان کے خدا کی طرف سے ہے اور زمینی لوگوں کی آنکھوں میں عجیب ہے۔

پس دعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ اس مبشر پیشگوئی کو پورا فرمائے جلد اور جلد ہم اپنی آنکھوں سے وہ بات دیکھیں جو دنیا کی نظر میں عجیب ہے لیکن خدا کی نظر میں مقدر ہے اور لازماً ایسا ہو کر رہے گا۔

پھر فرماتے ہیں:

اِنِّیْ رَأَیْتُ فِیْ مُبَشِّرَۃٍ اُرِیْتُھَا جَمَاعَۃً مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ الْمُخْلِصِیْنَ وَالْمُلُوْکِ الْعَادِلِیْنَ الصَّالِحِیْنَ بَعْضُھُمْ مِنْ ھٰذَا الْمُلْکِ وَ بَعْضُھُمْ مِنَ الْعَرَبِ وَ بَعْضُھُمْ مِنَ فَارِس وَبَعْضُھُمْ مِنْ بِلَادِالشَّامِ وَبَعْضُھُمْ مِنْ اَرْضِ الرُّوْمِ وَبَعْضُھُمْ مِنْ بِلَادٍ لَااَعْرِفُھَا ثُمَّ قِیْلَ لِیْ مِنْ حَضْرَۃِ الْغَیْبِ اِنَّ ھٰٓؤُلَآءِ یُصَدِّقُوْنَکَ وَیُؤْمِنُوْنَ بِکَ وَیُصَلُّوْنَ

عَلَيْکَ وَيَدْعُوْنَ لَکَ. وَاُعْطِیْ لَکَ بَرَکَاتٍ حَتّٰی يَتَبَرَّکَ الْمُلُوْکُ بِثِيَابِکَ وَاُدْخِلُهُمْ فِی الْمُخْلِصِيْنَ هٰذَا رَاَيْتُ فِی الْمَنَامِ وَ اُلْهِمْتُ مِنَ اللّٰهِ الْعَلَّامِ ''(لجۃ النور روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ:۳۳۹۔۳۴۰)

فرمایا، میں نے ایک مبشر خواب میں مومنوں اور عادل اور نیکوکار بادشاہوں کی ایک جماعت دیکھی جن میں سے بعض اسی ملک (ہند) کے تھے اور بعض عرب کے، بعض فارس کے اور بعض شام کے، بعض روم کے اور بعض دوسرے بلاد کے تھے جن کو میں نہیں جانتا۔ اس کے بعد مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے بتایا گیا کہ یہ لوگ تیری تصدیق کریں گے اور تجھ پر ایمان لائیں گے اور تجھ پر درود بھیجیں گے اور تیرے لئے دعائیں کریں گے اور میں تجھے برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور میں ان کو مخلصوں میں داخل کروں گا۔ یہ وہ خواب ہے جو میں نے دیکھی اور وہ الہام ہے جو خدائے علام کی طرف سے مجھ پر ہوا۔

وہ لوگ جو دعائیں کریں گے ان میں سے بعض کے متعلق آپؑ کو خبر دی گئی کہ وہ کون ہیں؟ چنانچہ آپؑ کو یہ الہام ہوا:

يَدْعُوْنَ لَکَ اَبْدَالُ الشَّامِ وَ عِبَادُ اللّٰهِ مِنَ الْعَرَبِ

(تذکرہ صفحہ:۱۰۰)

یعنی تیرے لئے شام کے ابدال دعا کرتے ہیں اور بندے خدا کے عرب میں سے دعا کرتے ہیں۔

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آئینہ کمالات اسلام میں عربوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

السَّلَامُ عَلَيْکُمْ اَيُّهَا الْاَتْقِيَآءُ الْاَصْفِيَآءُ مِنَ الْعَرَبِ الْعُرْبَآءِ۔ السَّلَامُ عَلَيْکُم يَا اَهْلَ اَرْضِ النُّبُوَّةِ وَجِيْرَانِ بَيْتِ اللّٰهِ الْعُظْمٰی اَنْتُمْ خَيْرُ اُمَمِ الْاَسْلَامِ وَ خَيْرُ حِزْبِ اللّٰهِ الْاَعْلٰی۔ مَا کَانَ لِقَوْمٍ اَنْ يَّبْلُغَ شَاْنَکُمْ قَدْ زِدْتُمْ شَرَفاً وَّ مَجْدًا وّ مَنْزِلاً۔ وَکَافِيْکُمْ مِنْ فَخْرٍ اَنَّ

اللّٰہَ افْتَتَحَ وَحْیَہٗ مِنْ اٰدَمَ وَ خَتَمَ عَلٰی نَبِیٍّ کَانَ مِنْکُمْ وَمِنْ اَرْضِکُمْ وَطَناً وَمَاْ وًی وَ مَوْلِدًا ۔ وَمَا اَدْرَاکُمْ مِنْ ذٰلِکَ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی سَیِّدِ الْاَصْفِیَآءِ وَفَخْرِ الْاَنْبِیَآءِ وَخَاتَمِ الرُّسُلِ وَاِمَامِ الْوَرٰی........ اَللّٰھُمَّ فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ بِعَدَدِ کُلِّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنَ الْقَطَرَاتِ والذَّرَّاتِ وَالْاَحْیَآءِ وَالْاَمْوَاتِ وَبِعَدَدِ کُلِّ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَبِعَدَدِ کُلِّ مَاظَھَرَ وَاخْتَفٰی ۔وَ بَلِّغْہُ مِنَّا سَلَاماً یَمْلَأُ اَرْجَاءَ السَّمَآءِ ۔طُوْبٰی لِقَوْمٍ یَّحْمِلُ نِیْرَ مُحَمَّدٍ عَلٰی رَقَبَتِہٖ ۔ وَطُوْبٰی لِقَلْبٍ اَفْضٰی اِلَیْہِ وَخَالَطَہٗ وَفِیْ حُبِّہٖ فَنٰی ۔ یَا سُکَّانَ اَرْضٍ اَوْطَأَتْہُ قَدَمُ الْمُصْطَفٰی ۔ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ وَرَضِیَ عَنْکُمْ وَاَرْضٰی ۔ اِنَّ ظَنِّیْ فِیْکُمْ جَلِیْلٌ ۔وَفِیْ رُوْحِیْ لِلِقَاءِ کُمْ غَلِیْلٌ یَا عِبَادَ اللّٰہِ ۔ وَ اِنِّی اَحِنُّ اِلٰی عِیَانِ بَلَادِکُمْ وَبَرَکَاتِ سَوَادِکُمْ لِاَزُوْرَ مَوْطِئَ اَقْدَامِ خَیْرِ الْوَرٰی ۔وَاَجْعَلَ کُحْلَ عَیْنِیْ تِلْکَ الثَّرٰی ۔ وَلِأَزُوْرَ صَلَاحَھَا وَصُلَحَاءَ ھَا وَمَعَالَمَھَا وَ عُلَمَاءَ ھَا وَتُقِرُّعَیْنِیْ بِرُؤْیَۃِ اَوْلِیَآئِھَا وَ مَشَاھِدِھَا الْکُبْرٰی ۔فَاَسْئَلُ اللّٰہَ تَعَالیٰ اَنْ یَّرْزُقَنِیْ رُؤْ یَۃَ ثَرَاکُمْ وَیَسَّرَنِیْ بِمَرْآ کُمْ بِعِنَایَتِہِ الْعُظْمٰی یَا اِخْوَانُ اِنِّیْ اُحِبُّکُمْ وَاُحِبُّ بِلَادَکُمْ وَاُحِبُّ رَمْلَ طُرُقِکُمْ وَاَحْجَارَ سِکَکِکُمْ وَاُوْثِرُکُمْ عَلٰی کُلِّ مَا فِی الدُّنْیَا یَااَکْبَادَ الْعَرَبِ قَدْ خَصَّکُمُ اللّٰہُ بِبَرَکَاتٍ اَثِیْرَۃٍ، وَمَزَایَاکَثِیْرَۃٍ وَمَرَاحِمِہِ الْکُبْرٰی ۔ فِیْکُمْ بَیْتُ اللّٰہِ الَّتِیْ بُوْرِکَ بِھَا اُمُّ الْقُرٰی ۔ وَ فِیْکُمْ رَوْضَۃُ النَّبِیِّ الْمُبَارَکِ الَّذِیْ اَشَاعَ التَّوْحِیْدَ فِیْ اَقْطَارِ الْعَالَمِ وَاَظْھَرَ جَلَالَ اللّٰہِ وَجَلّٰی ۔وَکَانَ مِنْکُمْ قَوْمٌ نَصَرُوْا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ بِکُلِّ الْقَلْبِ وَ بِکُلِّ الرُّوْحِ وبِکُلِّ النُّھٰی

وَبَذَلُوا اَمْوَالَهُمْ وَاَنْفُسَهُمْ لِاشَاعَةِ دِيْنِ اللّٰهِ وَكِتَابِهِ الْاَزْكٰى ۔ فَاَنْتُمُ الْمَخْصُوْصُوْنَ بِتِلْكَ الْفَضَآئِلِ وَ مَنْ لَّمْ يُكْرِمْكُمْ فَقَدْجَارَ وَاعْتَدٰى“

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ: ۴۱۹۔۴۲۲)

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے خالص عربوں کے اصفیا و اتقیا! تم پر سلام ہو۔ اے ارض نبوت کے رہنے والو اور عظیم بیت اللہ کے پڑوسیو! تم پر سلام ہو۔ تم اسلام کی امتوں میں سے بہترین ہو اور اللہ عزوجل کی جماعت کے بہترین لوگ ہو۔ کوئی قوم تمہاری شان تک نہیں پہنچ سکتی۔ تم شرف، بزرگی اور مرتبہ میں بڑھے ہوئے ہو اور تمہارے لئے یہ فخر ہی کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ سے وحی شروع کی اور اس نبی ﷺ پر ختم کی جو تم میں سے تھا اور تمہاری زمین اس کا وطن تھا اور اس کا ماویٰ اور مولد تھا۔ اور تمہارے لئے یہ فخر کافی ہے جو تمہیں اس نبی محمد مصطفیٰ سید الاصفیاء اور فخر الانبیاء اور خاتم المرسلین اور امام الوریٰ کی وجہ سے ملا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اے میرے اللہ! زمین کے قطرات اور ذرات اور زندوں اور مردوں اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور ہر ظاہر و باطن کے شمار کے مطابق رحمت اور سلامتی اور برکت نازل فرما حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اور ہماری طرف سے ایسی سلامتی بھیج جو آسمان کی اطراف کو بھر دے۔ خوشخبری ہے اس قوم کے لئے جو محمد ﷺ کی غلامی کا طوق اپنی گردن میں اٹھاتی ہے اور خوشخبری ہے اس دل کے لئے جو اس کے حضور تک پہنچ گیا اور اس سے جا ملا اور اس کی محبت میں فنا ہو گیا۔ اے اس زمین کے رہنے والو! جس پر محمد مصطفیٰ ﷺ کے قدم پڑے اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے، تم سے راضی ہو اور تمہیں خوش رکھے۔ تمہارے بارہ میں میری رائے بہت بلند ہے اور میری روح میں تم سے ملاقات کے لئے پیاس ہے۔ اے اللہ کے بندو! میں تمہارے ملک اور تم لوگوں کی برکات دیکھنے کا بہت شوق رکھتا ہوں تا کہ میں خیر الوریٰ ﷺ کے قدموں کے پڑنے کی جگہ کی زیارت کروں اور اس مٹی کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بناؤں اور اس کی بھلائی اور اس کے اچھے لوگوں کو دیکھوں اور اس کے نشانات اور علماء سے ملوں اور میری آنکھیں اس ملک کے اولیاء اور بڑے بڑے غزوات کے مقامات کو دیکھ کر ٹھنڈی ہوں۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے تمہاری زمین کا دیکھنا نصیب کرے۔ اور

مجھے اپنی بڑی مہربانی کی بنا پر تمہارے دیکھنے سے خوشی پہنچائے۔اے میرے بھائیو! میں تم سے محبت کرتا ہوں، تمہارے ملک سے محبت کرتا ہوں، تمہارے راستوں کی ریت اور تمہاری گلیوں کے پتھروں سے محبت کرتا ہوں اور تمہیں دنیا کی ہر چیز پر ترجیح دیتا ہوں۔اے عرب کے جگر گوشو! اللہ تعالیٰ نے تم کو بہت بڑی بڑی برکات اور بہت سے فضلوں سے سرفراز فرمایا ہے اور بڑی رحمتوں کا مرجع بنایا ہے۔تم میں اللہ کا وہ گھر ہے جس کی وجہ سے ام القریٰ کو برکت دی گئی ہے اور تم میں نبی کریم ﷺ کا روضہ ہے جس نے دنیا بھر میں توحید کی اشاعت کی، اللہ تعالیٰ کا جلال ظاہر کیا اور تم سے وہ قوم نکلی جس نے اللہ اور رسول ﷺ سے پورے دل اور پوری روح اور پوری عقل کے ساتھ محبت کی اور اپنے مال اور اپنی جانیں اللہ کے دین اور اس کی پاکیزہ ترین کتاب کی اشاعت کے لئے خرچ کر دیں۔پس تم ان فضائل کے ساتھ مخصوص ہو اور جس نے تمہاری عزت نہیں کی وہ ظالم اور حد سے بڑھنے والا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ’’حمامۃ البشریٰ‘‘ کے سرورق پر اپنا یہ شعر درج فرماتے ہیں:

حَمَا مَتُنَا تُطِیْرُ بِرِیْشِ شَوْقٍ وَفِیْ مِنْقَارِھَا تُحَفُ السَّلَام
اِلٰی وَطَنِ النَّبِیِّ حَبِیْبِ رَبِّی وَسَیِّدِ رُسُلِهٖ خَیْرِ الْاَنَام

(حمامۃ البشریٰ ٹائٹل پیج روحانی خزائن جلد ۷)

ہماری حمامہ شوق کے پروں پر اڑتی ہے اور اس کی منقار میں سلام کے تحفے ہیں وہ اڑ رہی ہے میرے رب کے محبوب نبی ﷺ اور اس کے رسولوں کے سردار خیر الانام کے وطن کی طرف۔

پس یہ ہے وہ عرب قوم جو سب دنیا کی محسن ہے اور عربوں ہی کا احسان ہے کہ اسلام ہم تک پہنچا اور نبی امی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ عرب تھے، اگر کوئی اور وجہ نہ ہوتی تو یہی ایک وجہ کافی تھی کہ ہم اس قوم سے محبت کریں اور اس کے لئے دعائیں کریں اور جس روح اور جذبہ کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو سلام بھیجے ہیں اور دعائیں دی ہیں اسی روح اور اسی جذبہ اور اسی تڑپ کے ساتھ ہم ان کو سلام بھیجیں۔جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حمامہ بڑے شوق اور محبت سے سلام کے تحفے اپنی منقار میں لئے ہوئے اس طرف روانہ ہوئی تھی، آج ہر احمدی

دل سے دعائیں اڑتی ہوئیں اور عرب کی سرزمین پر رحمتوں کی بارشیں بن کر برسنے لگیں۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کو ہر ابتلا سے محفوظ رکھے، اسے نور ہدایت سے منور کرے، ان کے دکھ دور فرمائے، ان سے بخشش اور عفو کا سلوک فرمائے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے صدقے ان پر رحمتوں کی بارش برسا دے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین